بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

جہاتُ الاسلام کا مسلسل شمارہ ۱۵ پیش خدمت ہے۔ مجلّہ میں حسب سابق تینوں زبانوں (اردو، عربی، انگریزی) میں علمی و تحقیقی مقالات پیش کیے گئے ہیں۔ لکھنے والوں میں اندرون و بیرون ممالک کے نامور اہل قلم شامل ہیں۔

قارئین کرام اپنی تحریری آراء، ای میلز اور گذشتہ شماروں پر شائع ہونے والے تبصروں سے ہمارا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔ علاوہ ازیں مختلف اداروں اور کتب خانوں کی طرف سے مجلّہ کی مانگ اس پر مستزاد ہے۔ اہل علم کی اس پذیرائی پر ہم اللہ تعالیٰ کے حضور شکر گذار ہیں اور جملہ معاونین و قارئین کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو اپنے آراء سے ہمیں باخبر رکھتے ہیں۔ اور امید ہے آئندہ بھی قارئین اپنی آراء سے ہمیں نوازیں گے۔

کسی بھی ملک میں جامعات کا قیام اعلیٰ تعلیمی مقاصد کے لیے ہوتا ہے۔ تحقیق و تنقید اس کا لازمی حصہ ہے، معاشرے کو درپیش فکری، علمی اور عملی مسائل میں رہنمائی کرنا بھی ان کے فرائض میں شامل ہے۔ جامعات میں ہونے والی تحقیقات کا ایک مظہر مجلّات و رسائل ہیں، لہٰذا ان کے ذریعے دینی، سماجی اور تہذیبی پہلوؤں کی طرف رہنمائی کرنا اور بھی ضروری ہو جاتا ہے۔

جہات الاسلام کی حالیہ اشاعت میں متنوع موضوعات پر مقالات پیش کیے گئے ہیں۔ ان میں تفسیر القرآن، حدیث و علم حدیث، فقہ و مالیاتی امور، سیرت و سوانح، سماجیات اور تقابل ادیان شامل ہے۔

وطن عزیز کو گذشتہ ڈیڑھ دو دہائیوں سے جس فکری انتہا پسندی، بدامنی اور قتل و غارت کا سامنا ہے، وہ اہل علم کے سوالیہ نشان ہے۔ اس صورت حال پر غور و فکر کرنا اور فتنہ و فساد کے خاتمہ کے لیے تدابیر اختیار کرنا ہر خاص و عام کی ذمہ داری ہے۔ اہل علم کا بھی فرض ہے کہ وہ ملکی صورت حال سے کنارہ کش ہو کر نہ بیٹھ جائیں اور مایوسی اختیار نہ کریں بلکہ اپنی تصنیف و تحقیق کے ایسے موضوعات کا انتخاب کریں جس سے ملک کے سنگین مسائل کے حل میں کچھ مدد مل سکے۔ یہی وجہ ہے کہ زیر نظر مجلّہ کا اہم مقالہ ''انسداد دہشت گردی کے حل میں اسلام کا لائحہ عمل'' خاص اسی موضوع پر روشنی ڈالتا ہے۔

۲۰۱۴ء کا سال شبلی نعمانی کا سوسالہ یوم وفات ہے۔ اسی مناسبت سے دارالمصنفین اعظم گڑھ انڈیا میں نومبر۲۰۱۴ء کو صد سالہ شبلی یادگاری سیمینار منعقد کیا گیا۔ زیرِ نظر مجلّہ میں اسی مناسبت سے شبلی شناسی کے سو سال پر ڈاکٹر سفیر اختر کا خصوصی تبصرہ شامل کیا گیا ہے۔ دیگر مقالات بھی اپنی جگہ علم و حکمت کا سامان لیے ہوئے ہیں اور اہل علم کے گہرے غور و خوض اور تحقیقی فکر کا نچوڑ ہیں۔

ڈاکٹر طاہرہ بشارت

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج کی المناک شہادت:

کلیہ معارف اسلامی، کراچی یونیورسٹی کے ڈین ، ڈائریکٹر سیرت چیئر، پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج ۱۸ ستمبر/۲۰۱۴ء بروز جمعرات صبح گیارہ بجے دہشت گردوں کی گولیوں کا نشانہ بن گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان کا جرم کیا تھا؟ گذشتہ ڈیڑھ دو دہائیوں میں وطن عزیز کی فضا میں بالعموم اور عروس البلاد کراچی میں بالخصوص پے در پے ایسے سانحات رونما ہو رہے ہیں۔ جب معاشرہ میں فکر و آزادی پر پہرے بٹھا دیئے جائیں تو وہاں ایسے سانحات کا جواز تلاش کرنا بیکار ہے۔

ڈاکٹر محمد شکیل اوج صاحب تصنیف و تحقیق اور بے شمار اعزازت کے حامل تھے۔ علوم القرآن پر مشتمل ششماہی مجلّہ "التفسیر" کے مدیر تھے۔ وفات سے چند روز پیشتر ہی التفسیر کا شمارہ جنوری۔ جون ۲۰۱۴ء موصول ہوا، ابھی مجلّہ پر اپنی رائے دینے کے لیے فون کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ شکیل اوج سفر آخرت پر روانہ ہو گئے۔

ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان کی طرف سے علوم اسلامیہ اور عربی کے مجلّات و رسائل کے فروغ اور اشاعت کے سلسلہ میں قائم کی گئی کمیٹی کے صدر نشین تھے۔ ان کی سربراہی میں کمیٹی نے مختصر عرصے میں انتہائی جانفشانی سے کام کیا اور متعدد مجلّات کو کمیشن سے منظور کرایا۔ راقم الحروف کا اسی سلسلہ میں ڈاکٹر اوج مرحوم سے اکثر و بیشتر رابطہ رہتا تھا۔ کمال شفقت سے کبھی کبھار خود بھی فون کر لیتے تھے۔ مجلّہ جہات الاسلام کے معیار پر خوشی کا اظہار اور حوصلہ افزائی کرتے۔ صرف یہی نہیں انہوں نے دو مضامین بھی مجلّہ میں اشاعت کے لیے دیئے۔

ڈاکٹر محمد شکیل اوج بحیثیت انسان ایک خوش اخلاق اور خوش گفتار، بحیثیت استاذ ایک شفیق و مربی اور بحیثیت محقق ایک جدت پسند سوچ کے حامل تھے۔

جہات الاسلام کی مجلس ادارت، ان کی بلندی درجات کے لیے دعا گو ہے اور اہل خانہ، رفقاء و تلامذہ کے ساتھ غم میں برابر کی شریک ہے۔ (مدیر)